سورة الكهف

آيات ٩ - ١٧

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝٩ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا
رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا
ۙ ۝١١ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ۝١٢
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًى ۖۗ ۝١٣ وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ
قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ۝١٤ هٰۤؤُلَآءِ
قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا ؕ ۝١٥ وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ
لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝١٦ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ
تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِىْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ
يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝١٧

سُوْرَةُ الْكَهْف

مکیة

آیات 110

زمین پر اللہ نے زینت کی بے شمار چیزیں پیدا فرمائیں۔ وسائل، اسباب و ذرائع پیدا کیے تاکہ انسان کے عمل کی آزمائش کرے۔ جس میں ایمان (توحید)، مال و دولت، عزت و شرف، علم و فہم اور قوت و اقتدار کی آزمائش شامل ہے

ان سب آزمائشوں اور فتنوں سے بچ کر ایمان، توحید اور آخرت کی دعوت کو قبول کر کے اس پر استقامت دکھاؤ

آیات 1-8

تمہید۔ قرآن کی حقانیت و اعتدال۔ آپؐ کو صبر کی تلقین، انذار و تبشیر

آیات 9-26

قصۂ اصحابِ کہف

اس سے مکہ کے حالات پر تطبیق۔ ایمان کی آزمائش

آیات 27-31

نبی کریمؐ کی توجہ اور التفات نادار اہل ایمان کی طرف کرنے کی ہدایت

آیات 32-49

دو باغ والوں کا قصہ

مال و دولت کی آزمائش۔ دنیاوی کامیابی کا دھوکا اور آخرت کی حقیقت

آیات 50-59

آدم و ابلیس کی سرگزشت سے قریش کو ان کی غفلت پر تنبیہ

آیات 60-82

قصۂ موسیٰ و خضر

ارادۂ و حکمت الٰہی۔ انسانی علم فہم اور صبر کا امتحان

آیات 83-101

قصۂ ذوالقرنین

اقتدار کی آزمائش۔ ذوالقرنین کے اقتدار و قوت سے قریش کو عبرت و تنبیہ

آیات 102-110 اختتامیہ

زندگی کی ساری دوڑ دھوپ کا ہدف اس دنیا کو بنا لینا دائمی اور ابدی خسارے کا باعث

اللہ کی آیات کے کفر کے ساتھ کسی جزوی نیکی کی کوئی حیثیت نہیں

معجزے اور نشانیاں دکھانا اللہ کا کام ہے، پیغمبرؐ کی حیثیت ایک بندے اور رسول کی ہے جس پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ اللہ کے سامنے حاضری اور جوابدہی کا احساس نیک اعمال اور اطاعت کا پیش خیمہ ہے

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ ۔ کیا آپ نے خیال کیا ہے کہ بیشک

اَمْ : میں استفہام بھی اور انکار بھی

حَسِبَ يَحْسَبُ ، حِسْبَانًا: گمان کرنا

اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ - بیشک غار والے اور کتبے والے

رَقِيْم : لکھا ہوا، نوشتہ ، کتبہ

كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا - تھے وہ ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب چیز

اَلْفِتْيَةُ : یہ "فَتَى" کی جمع ہے اور اس کے معنیٰ نوجوان لڑکے یا جوان مرد

فَتَى کی مؤنث - فَتَاةٌ نوجوان لڑکی

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ - جب پناہ لی ان نوجوانوں نے

اَوٰى يَاْوِيْ ، اَوِيٌّ : پناہ لینا

اِلَى الْكَهْفِ - غار کی طرف (جا کر)

كَهْف : غار جو پہاڑ میں ہو، اور بڑی ہو

غَار : وہ جو پہاڑ یا زیرِ زمین ہو، گہری ہو

فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا - تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب ! تو دے ہمیں

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً - اپنے پاس سے کوئی رحمت

لَدُنْ : پاس (ظرف مکان)

وَّ هَيِّئْ لَنَا - اور تو اسباب پیدا کر دے ہمارے لیے

(ھ ي أ) هَيَّاَ يُهَيِّءُ ، تَهْيِئَةٌ : تیار کرنا، اسباب مہیا کرنا

هَيِّئْ : فعل امر (تو اسباب پیدا کر)

مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾

مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا - ہمارے معاملات کی درستی کے

رَشَدًا: رہنمائی، راستی، بھلائی

فَضَرَبْنَا - تو ہم نے ڈال دیا (پردہ)

ضَرَبَ يَضْرِبُ ، ضَرْبًا : ڈالنا، مارنا، سفر کرنا، بیان کرنا، بجانا، تقسیم کرنا

عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ - ان کے کانوں پر غار میں

اٰذَان : أُذْن کی جمع (کان)

ضَرَبَ عَلٰى اٰذَانِ کانوں پر تھپہ لگانا، سننے سے روک دینا، تھپک کر سلا دینا

سِنِيْنَ عَدَدًا - کئی سال گنتی کے

سِنِيْنَ : سَنَةٌ کی جمع (سال)

عَدَدًا گنتی کے

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ - پھر اٹھایا ہم نے انھیں

بَعَثَ يَبْعَثُ ، بَعْثًا: بھیجنا، اٹھانا، نیند سے بیدار کرنا

لِنَعْلَمَ - تاکہ ہم جان لیں (کہ)

لِنَعْلَمَ (تاکہ ہم جان لیں)- کسبِ علم کے لیے نہیں بلکہ بلکہ معلوم چیز کو محقق کرنا ہے

اَىُّ الْحِزْبَيْنِ - کون ہے دو گروہوں میں سے

حِزْبَيْن : تثنیہ (دونوں گروہوں) واحد، حِزْب

اَحْصٰى - زیادہ بہتر شمار کرنے والا

أحْصٰى يُحْصِي ، إحصاءً : گننا شمار کرنا (IV)

أحْصٰى: افعل التفضیل کا صیغہ خوب گننے والا

لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا - اس مدت کا جو وہ وہاں ٹھہرے

لَبْثٌ : ٹھہرنا

اَمَدًا : مدت (جس کا تعین کیا جا سکے)

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۙ ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ
الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾

کیا تم سمجھتے ہو کہ غار اور کتبے والے ہماری کوئی بڑی عجیب نشانیوں میں سے تھے؟
جب وہ چند نوجوان غار میں پناہ گزیں ہوئے اور انہوں نے کہا کہ "اے پروردگار، ہم کو اپنی رحمت خاص سے نواز اور ہمارا معاملہ درست کر دے،"
تو ہم نے انہیں اُسی غار میں تھپک کر سالہا سال کے لیے گہری نیند سلا دیا
پھر ہم نے انہیں اٹھایا تاکہ دیکھیں اُن کے دو گروہوں میں سے کون اپنی مدت قیام کا ٹھیک شمار کرتا ہے

Do you think that the people of the Cave and the Inscription were one of Our wondrous signs? When those youths sought refuge in the Cave and said: "Our Lord! Grant us mercy from Yourself and provide for us rectitude in our affairs."
We lulled them to sleep in that cave for a number of years and then roused them so that We might see which of the two parties could best tell the length of their stay.

محمد اقبال

اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ وَ الرَّقِيۡمِ ۙ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝٩ اِذۡ اَوَى الۡفِتۡيَةُ اِلَى الۡكَهۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ۝١٠

قصہ اصحابِ کہف

- قریش نے اہل کتاب کی کہنے پر آپ ﷺ سے تین سوال کیے تھے جن میں سے ایک سوال اصحاب کہف کے بارے میں تھا۔ چنانچہ یہ اسی کا جواب دیا گیا ہے۔ اور یہاں سے یہ قصہ شروع ہوتا ہے
- رَقِیۡم سے مفسرین نے (۱) وہ جگہ مراد لی ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ پھر اس کا اطلاق انہوں نے "رجیب" پر کیا جو اردن میں واقع ہے اس حوالے سے بعض نے اس کا ربط نبطیوں کے مشہور تاریخی مرکز پیٹرا سے جوڑا۔ (۲) کچھ دوسرے مفسرین کی رائے میں اس سے مراد وہ کتبہ ہے جو اصحاب کہف کے دریافت ہونے کے بعد ان کی یادگار کے طور پر ان کی غار پر لگایا گیا تھا۔
- مسیحی مصادر و ذرائع اور اس کو تسلیم کرنے والے مسلم محققین و مفسرین کے مطابق یہ واقعہ ترکی کے شہر افسس (Ephesus) کے قریب پیش آیا تھا جس کا اسلامی نام طرسوس ہے اور وہیں پر ایک غار کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اصحاب کہف کا غار ہے
- اس سلسلے میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے تاریخی اور جغرافیائی لحاظ سے ایک بھرپور عمدہ تحقیق پیش کی ہے جس کے مطابق انہوں نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ اصحاب کہف کا واقعہ افسس (Ephesus) میں نہیں، بلکہ اردن کے علاقے میں پیش آیا۔ تاہم، وہ پیٹرا کو "رقیم" ماننے سے گریز کرتے ہیں اور اس بات کو زیادہ قرینِ قیاس قرار دیتے ہیں کہ "رقیم" ایک کتبہ تھا، نہ کہ کوئی مخصوص بستی۔ جدید تحقیق اور آثارِ قدیمہ کے شواہد بھی اردن کے مقام کو اصحابِ کہف کے اصل غار کے طور پر مضبوط کرتے ہیں جس کی خصوصیات قرآن کریم کی بیان کردہ غار سے مشابہ ہیں (مزید تفصیلات اضافی مواد کے حصے میں)
- حتمی طور پر سو فیصد یقین سے غار کا تعین تو مشکل ہے لیکن سب سے مضبوط شواہد اسی مذکورہ بالا غار کے بارے میں ہیں

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝۹ اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰

قصہ اصحابِ کہف

- پہلے قصے کی ایک تلخیص بیان کی گئی ہے اور پھر اس کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ یہ قصہ عجیب و غریب ہونے کے باوجود عجیب نہیں ہے۔ (اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ارادے پر توجہ کی جائے تو اصحاب کہف کا ماجرا حیرت انگیز نہیں ہے)
- اصحاب کہف چند نوجوان تھے جو ایک ایسی بستی میں رہتے تھے جہاں شرک اور باطل عقائد عام تھے۔ اس علاقے میں رومی حکمراں ڈیسیس (Decius) کی حکومت تھی۔ یہاں بت پرستی کا زور تھا۔ اور چاند کو معبود قرار دے کر اسے پوجا جاتا تھا، بادشاہ اور عوام بت پرستی میں مبتلا تھے اور جو لوگ توحید کو اپناتے، ان پر ظلم کیا جاتا تھا
- آیتِ کریمہ میں اصحاب کہف کے جوان ہونے کی وضاحت، جوانی میں ایمان و عمل کی قدر و قیمت بتا رہی ہے.......
- ان نوجوانوں نے حق کو پہچانا، اور اس پر ایمان لے آئے تو انہیں بادشاہ دقیانوس (Decius) کے دربار میں پیش کیا گیا، کہ وہ اپنے عقائد کو چھوڑ کر بت پرستی اختیار کرلیں ورنہ انھیں سولی پر چڑھا دیا جائے گا۔ انہیں چند دن کی مہلت دی گئ
- اسی مہلت کے دوران انھوں نے شہر سے نکل کر کسی غار میں پناہ لینے کا فیصلہ کیا
- ان اہل ایمان نوجوانوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر بھروسا کرتے ہوئے اس کی رحمت اور مدد طلب کی (رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً)

☜ اللہ کی رحمت سب سے بڑی پناہ ہے، مشکلات اور آزمائشیں آئیں تو اللہ سے ہی رہنمائی اور استقامت کی دعا کرنی چاہیے۔ اور اسی سے اپنے معاملات اور امور میں درستی کی درخواست کرنی چاہیے۔ یہی بات اہل ایمان کے شایان شان ہے۔

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾

- اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور غار میں ان پر نیند طاری کر دی۔ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِ کے اسلوب سے پیار و شفقت سے سلا دینے کا مفہوم ۔ یعنی ان پر ایک مدت تک (جس کا حوالہ یہاں نہیں دیا گیا) نہایت آرام و سکون کی نیند طاری کر دی

- اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادے و مشیئت کی بناء پر ایک مدت کے بعد ان کو نیند سے بیدار کر دیا

- اصحاب کہف کو نیند سے بیدار کرنے کا مقصد ان کو اپنی نیند کی مدت کے حوالے سے واضح کرنا تھا۔ اور وہ آپس میں بحث کریں کہ ہم کتنی دیر تک سوئے رہے۔ کوئی کہے ایک پہر، کوئی کہے سارا دن، لیکن کسی ایک بات پر اتفاق نہ کر سکیں۔ اس سے انھیں یہ سمجھانا مقصود تھا کہ جس طرح تم چند سو سال کی نیند کے بارے میں جان نہیں سکے کہ کتنا عرصہ سوتے رہے ہو، اسی طرح برزخی زندگی کے اختتام پر بھی جب تمہیں قیامت کے لیے اٹھایا جائے گا تو تم یہ کہتے ہوئے اٹھو گے کہ ہماری نیند سے ہمیں کس نے اٹھا دیا، ہم ابھی تو سوئے تھے یعنی برزخ کی ہزاروں سال کی زندگی سونے والے کو چند گھنٹوں کی زندگی محسوس ہو گی

☜ اللہ تعالیٰ کی ذات اس بات پر قادر ہے کہ دنیا کے فانی نظام میں سونے والوں کو صدیوں تک سلائے رکھے اور انھیں احساس بھی نہ ہونے پائے کہ ہم کتنا سوئے ہیں، اس کے لیے کیا مشکل ہے، وہ برزخ میں بھی مرنے والوں پر ایک لمبی نیند طاری کر دے اور جب قیامت کے لیے انھیں اٹھائے تو وہ ایسے ہی احساس میں مبتلا ہوں، لیکن آج آخرت کا انکار کرنے والے چونکہ اس شعور سے بہرہ ور نہیں اس لیے وہ اس کے ادراک سے عاجز ہیں

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَاَهُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَ زِدۡنٰهُمۡ هُدًى ۖ۝۱۳ وَّ رَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ - ہم بیان کرتے ہیں آپ پر

قَصَّ يَقُصُّ ، قَصَصًا :بیان کرنا،داستان بیان کرنا

نَبَاَهُمۡ بِالۡحَقِّ - ان کی خبر (قصہ) حق کے ساتھ

نَبَاَ : خبر،اطلاع،واقعہ

اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ - بیشک وہ (چند) نوجوان تھے

فِتْيَةٌ : "فَتَى" کی جمع (جمع قلت کا وزن- اس کا اطلاق دس سے کم عدد پر ہوتا ہے)- نوجوان لڑکے یا جوان مرد

اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ - (جو) ایمان لائے اپنے رب پر

وَ زِدۡنٰهُمۡ هُدًى - اور ہم نے زیادہ کیا انہیں ہدایت میں

زَادَ يَزِيْدُ ، زِيَادَةٌ :زیادہ کرنا

وَّ رَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ - اور ہم نے مضبوط کیا ان کے دلوں پر

رَبَطَ يَرْبِطُ ، رَبْطًا :گانٹھنا، باندھنا، مضبوط کرنا (ایک تمثیل- دلوں کو اطمینان بخشا، محکم کیا)

اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا - جب وہ کھڑے ہوئے تو کہا (کہ) ہمارا رب

قیام :کے ایک معنی" عزم اور مصمم ارادہ ہے"

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ - وہی ہے جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔

لَنۡ نَّدۡعُوَا - ہر گز نہیں ہم پکاریں گے

دَعَا يَدْعُوْ ، دَعْوَةٌ : بلانا، پکارنا

مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰـهًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوۡلَا يَاۡتُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِسُلۡطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ﴿۱۵﴾

مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰـهًا - اس کے سوا کسی معبود کو

لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا - بیشک ہم کہہ چکے تب تو زیادتی کی بات

شَطَّ يَشِطُّ ، شطًّا و شَطَطًا
حد سے گزرنا، حق سے انحراف

هٰۤؤُلَاۤءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا - یہ ہماری قوم ہے انہوں نے بنا لیے ہیں

مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً - اُس کے سوا کئی معبود

لَوۡلَا يَاۡتُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ - کیوں نہیں وہ لاتے ان (کے معبود ہونے) پر

اَتٰى يَاْتِيْ ، اِتْيَانٌ: آنا، لانا

بِسُلۡطٰنٍۢ بَيِّنٍ - کوئی واضح دلیل

سُلْطٰن: دلیل

بَيِّن: واضح

فَمَنۡ اَظۡلَمُ - پھر کون زیادہ ظالم ہے

مِمَّنِ افۡتَرٰى - اس سے جو باندھے

اِفْتَرٰى يَفْتَرِيْ ، اِفْتِرَآءٌ : تہمت لگانا، بہتان باندھنا (VIII)

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا - اللہ پر جھوٹ

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَاَهُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًى ۖ ﴿۱۳﴾ وَّ رَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا
مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَاۤءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوۡلَا يَاۡتُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِسُلۡطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ﴿۱۵﴾

ہم ان کا اصل قصہ تمہیں سناتے ہیں وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی بخشی تھی، ہم نے ان کے دل اُس وقت مضبوط کر دیے جب وہ اٹھے اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ "ہمارا رب تو بس وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے معبود کو نہ پکاریں گے اگر ہم ایسا کریں تو بالکل بیجا بات کریں گے، (پھر انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا) "یہ ہماری قوم تو ربِّ کائنات کو چھوڑ کر دوسرے خدا بنا بیٹھی ہے یہ لوگ ان کے معبود ہونے پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لاتے؟ آخر اُس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟

We narrate to you their true story. They were a party of young men who had faith in their Lord, and We increased them in guidance and strengthened their hearts when they stood up and proclaimed: "Our Lord is the Lord of the heavens and the earth. We shall call upon no other god beside Him; (for if we did so), we shall be uttering a blasphemy." (Then they conferred among themselves and said): "These men, our own people, have taken others as gods beside Him: why do they not bring any clear evidence that they indeed are gods? Who can be more unjust than he who foists a lie on Allah?

محمد اقبال

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَاَهُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًى ۖ ﴿۱۳﴾ وَّ رَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا۟ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰـهًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾

اجمال کے بعد تفصیل

- تلخیص کے بعد اب ان کی سر گزشت کی تفصیل بتائی جا رہی ہے (حق کے ساتھ - داستان سرائیوں کی غیر ضروری تفصیل اور خرافات کے بغیر، بالکل حق اور سچ۔ (کہ مکہ کے اہل ایمان بھی اس سر گزشت سے سبق حاصل کریں اور انہی کی طرح دعوت حق کی راہ میں بے پرواہو کر نکل کھڑے ہوں۔ خدا ہر مرحلے میں ان کا ناصر و مددگار ہوگا۔)
- قرآن نے اس واقعے کو ایمان، توکل، اور اللہ کی حفاظت کا ایک عظیم نشانی کے طور پر پیش کرتا ہے، جس کا مقصد لوگوں کو حق پر ثابت قدم رہنے کی ترغیب دینا ہے
- مسیحی روایات میں اس واقعے کو (Seven Sleepers) کے حوالے پیش کیا گیا ہے ۔ Edward Gibbon نے اپنی کتاب "The History of the Decline and Fall of the Roman Empire" میں اسی عنوان سے اس واقعے کو پیش کیا
- یہ نوجوان اپنے رب پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت سے بہرہ مند فرمایا، ان کے دلوں کو استوار اور اطمینان سے سرشار فرمایا — جان سے مار دینے کی دھمکی کے باوجود کفر کی طرف لوٹنے کی بجائے اپنے ایمان پر ڈٹ گئے (اس اس کو بچانے کی تدبیر کرنے لگے)
- اس بات کا واضح طور پر اظہار کیا کہ اگر وہ کفر کی طرف لوٹ گئے تو پھر تو وہ حق سے انحراف کریں گے
- ☜ اللہ تعالیٰ پر شعوری ایمان اللہ کی طرف سے مزید ہدایت اور استقامت کا باعث بنتا ہے

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ - اور جب تم الگ ہوگئے ہو ان سے

اِعْتَزَلَ يَعْتَزِلُ ، اِعْتِزَالًا : کنارہ کرنا، الگ ہونا (VIII)

وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ - اور (ان سے) جن کی وہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا

فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ - تو تم پناہ لو غار کی طرف

(أ و ي) اَوٰى يَاْوِىْ ، اَوْيًا: پناہ لینا

يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ - پھیلا دے گا تمہارے لیے تمہارا رب اپنی رحمت

نَشَرَ يَنْشُرُ ، نَشْرًا وَ نُشُوْرًا
پھیلانا، کھولنا

وَيُهَيِّئْ لَكُمْ - اور وہ اسباب پیدا کرے گا تمہارے لیے

(ھ ي أ) هَيَّاَ يُهَيِّءُ ، تَهْيِئَةٌ تیار کرنا، مہیا کرنا

مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا - تمہارے کام میں سہولت

مِرْفَقًا : وہ چیز جو آدمی کی ضرورت اور منفعت کی ہو

مِرْفَق : ضرورت اور منفعت کی چیز

اردو میں: رفاقت، رفیق، رفقاء، مرفق (کہنی)

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ - اور تم دیکھتے سورج کو جب وہ طلوع ہوتا ہے

طَلَعَ يَطْلُعُ ، طُلُوْعًا : طلوع ہونا

تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ - (تو) وہ جھک (کر کنارہ کر) جاتا ہے غار سے

تَزَوَّرَ يَتَزَاوَرُ ، تَزَاوُرًا : راستہ بدلنا، کنارہ کر جانا (V)

ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾

ذَاتَ الْيَمِيْنِ - دائیں طرف کو

ذَات : والی | ذَاتَ الْيَمِيْنِ : دائیں والی، دائیں طرف

وَاِذَا غَرَبَتْ - اور جب غروب ہوتا ہے (تو)

تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ - وہ کترا کر نکل جاتا ہے ان سے بائیں طرف سے

قَرَضَ يَقْرِضُ ، قَرْضًا
کاٹنا، قطع کرنا، کترا جانا

وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ - اور وہ کھلی جگہ میں ہیں اس (غار) میں

فَجْوَة : دو چیزوں کے درمیان کا خلا، کشادہ کھلی جگہ

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ - یہ (واقعہ) اللہ کی نشانیوں میں سے ہے

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ - جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پانے والا ہے

مُهْتَد : ہدایت پانے والا

وَمَنْ يُّضْلِلْ - اور جسے وہ گمراہ کردے

اَضَلَّ يُضِلُّ ، اِضْلَالًا : گمراہ کرنا، بھٹکانا (۱۷)

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ - تو ہرگز نہیں تو پائے گا اس کے لیے

وَجَدَ يَجِدُ ، وِجْدَانًا وَ وُجُوْدًا : پانا

وَلِيًّا مُّرْشِدًا - کوئی دوست رہنمائی کرنے والا۔

وَلِيًّا : کارساز، دوست، ولی | مُّرْشِد : رہنمائی کرنے والا

وَاِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاۡوٗۤا اِلَى الۡكَهۡفِ يَنۡشُرۡ لَـكُمۡ رَبُّكُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَيُهَيِّئۡ لَـكُمۡ مِّنۡ اَمۡرِكُمۡ مِّرۡفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمۡسَ اِذَا
طَلَعَتۡ تَّزٰوَرُ عَنۡ كَهۡفِهِمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَاِذَا غَرَبَتۡ تَّقۡرِضُهُمۡ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمۡ فِىۡ فَجۡوَةٍ مِّنۡهُ‌ ؕ ذٰ لِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ‌ ؕ مَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الۡمُهۡتَدِ‌ ۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرۡشِدًا ﴿۱۷﴾

اب جبکہ تم ان سے اور اِن کے معبودانِ غیر اللہ سے بے تعلق ہو چکے ہو تو چلو اب فلاں غار میں چل کر پناہ لو تمہارا رب تم پر اپنی رحمت کا دامن وسیع کرے گا اور تمہارے کام کے لیے سر و سامان مہیا کر دے گا، تم انہیں غار میں دیکھتے تو تمہیں یوں نظر آتا کہ سورج جب نکلتا ہے تو ان کے غار کو چھوڑ کر دائیں جانب چڑھ جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے بچ کر بائیں جانب اتر جاتا ہے اور وہ ہیں کہ غار کے اندر ایک وسیع جگہ میں پڑے ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے اللہ بھٹکا دے اس کے لیے تم کوئی ولی مرشد نہیں پا سکتے

And now that you have dissociated yourselves from them and from whatever they worship beside Allah, go and seek refuge in the Cave. Your Lord will extend His mercy to you and will provide for you the means for the disposal of your affairs." Had you seen them in the Cave it would have appeared to you that when the sun rose, it moved away from their Cave to the right; and when it set, it turned away from them to the left, while they remained in a spacious hollow in the Cave. This is one of the Signs of Allah. Whomsoever Allah guides, he alone is led aright; and whomsoever Allah lets go astray, you will find for him no guardian to direct him.

محمد اقبال

وَاِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاۡوٗۤا اِلَى الۡـكَهۡفِ يَنۡشُرۡ لَـكُمۡ رَبُّكُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَيُهَيِّئۡ لَـكُمۡ مِّنۡ اَمۡرِكُمۡ مِّرۡفَقًا ۝١٦

ایمان کو بچانے کے لیے ہر ممکن تدبیر

- گزشتہ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب کہف نے جب بت پرستی اور شرک کو چھوڑ کر توحید اور بندگی رب کا راستہ اختیار کیا تو اسے انھوں نے صرف اپنی حد تک چھپا کے نہیں رکھا بلکہ لوگوں میں اسے پھیلانے کی کوشش بھی کی۔ دلائل سے اپنی بات کو موکد کیا اور مشرکین کے مؤقف کی کمزوری کو بھی واضح کیا، لیکن آہستہ آہستہ بات بادشاہ تک پہنچی جس نے انہیں کفر میں لوٹنے کے لیے تین دن کی مہلت دی
- اصحاب کہف چونکہ اپنے مؤقف کے سلسلے میں بالکل یکسو تھے اور انھیں اپنے برسر حق ہونے کا مکمل یقین تھا، تو انھوں نے حالات کے بگڑے ہوئے تیور دیکھتے ہوئے آپس میں مشورہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ اب ایک ہی صورت ہے کہ زندگی اور ایمان بچانے اور بہتر حالات کا انتظار کرنے کے لیے کسی غار میں پناہ لے لو۔
- انھیں اس بات کا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر ایمان بچانے کے لیے نکلنے والا اہم پہلا گروہ نہیں ہیں۔ ہر دور میں جب حالات اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ ایمان اور جان میں سے صرف ایک ہی چیز بچ سکتی ہو تو ایسی صورت میں ہجرت کے سوا کوئی اور راستہ نہیں ہوتا اور اہل حق کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جب بھی صاحب ایمان لوگوں نے اپنا ایمان بچانے کے لیے ہجرت کی ہے تو وہ کیسے بھی بے سروسامان ہوں، اللہ تعالیٰ کبھی انھیں بے سہارا نہیں چھوڑتا۔ ہجرت کے بعد انھیں وہ آسانیاں دیتا اور وہ سامان مہیا کرتا ہے جو ہجرت سے پہلے انھیں میسر نہیں رہا ہوتا
- انہوں نے اس کا اظہار بھی کیا (کہ چلو ایمان بچائیں) اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی رحمت بھیجے گا اور ہمارے لیے ضرورت اور منفعت کا سامان مہیا کرے گا (جس چیز کی ہمیں ضروت ہے وہ ہمیں باہم پہنچائے گا) وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾

غار میں اللہ تعالیٰ کے انعامات

- اصحابِ کہف نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر غیر معمولی بھروسہ کرتے ہوئے جن امیدوں کا اظہار کیا تھا، اس آیت کریمہ میں ان میں سے کچھ بیان کی گئی ہیں
- اصحابِ کہف شہر سے نکل کر غار میں پناہ گزین ہوگئے تھے تو اس پناہ گاہ میں اللہ تعالیٰ نے جو انھیں سہولتیں مہیا فرمائیں
- اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور انھیں اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی بنا دیا
- یہ غار اتنا وسیع تھا کہ سات آدمی باسانی اس کے اندر قیام کر سکیں۔ غار کا دہانہ شمال کے رخ تھا جس کی وجہ سے سورج کی روشنی کسی موسم میں بھی اندر نہ پہنچتی تھی اور ادھر سے گزرنے والا کوئی شخص باہر سے دیکھ کر یہ نہیں جان سکتا تھا کہ اس کے اندر کچھ انسان موجود ہیں۔

روشنی اور حرارت کی یہ اصول "شمالی رخ" (North Light Principle) کہلاتا ہے۔ اس کی بنیاد یہ حقیقت ہے کہ شمالی نصف کرہ میں سورج کبھی بھی شمال کی جانب سے نہیں آتا، جس کی وجہ سے شمال کی طرف کھلی عمارات یا غار میں براہ راست دھوپ نہیں پڑتی۔ اس اصول کو عمارت سازی اور کارخانوں میں قدرتی روشنی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حرارت سے بچاؤ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دیتا ہے وہ ایسی ہی نشانیوں سے ہدایت حاصل کرتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اس کے لیے اس طرح کی نشانیاں بھی بیکار ثابت ہوتی ہیں (یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو ہدایت کو قبول کرنے سے انکار کیے ہوتے ہیں)

اضافی مواد

Reference Material

اصحاب کہف کی عمر (نوجوانی) کا تذکرہ کیوں؟ اس پر غور وتدبر

اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى

- قرآن کریم میں اصحابِ کہف کے واقعے میں خاص طور پر نوجوانوں (فِتْيَةٌ) کا ذکر کیا گیا ہے، اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ نوجوان کسی بھی معاشرے کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں۔ اگر وہ صحیح راہ پر آجائیں تو نہ صرف خود کامیاب ہوتے ہیں بلکہ پوری قوم کے لیے روشنی کا مینار بن جاتے ہیں۔ قرآن میں نوجوانوں کے ذکر کی خاص اہمیت ہے، جو کئی پہلوؤں کو واضح کرتی ہے:

1. نوجوانوں میں عام طور پر جوش، ولولہ، اور نظریاتی پختگی کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے۔ جب وہ کسی سچائی کو تسلیم کر لیتے ہیں تو پھر کسی بھی دباؤ یا خوف کے آگے جھکنے کو تیار نہیں ہوتے۔

2. تاریخ میں ہمیشہ نوجوان ہی بڑی تبدیلیوں کے اصل محرک رہے ہیں۔ وہ مفادات کے بوجھ تلے دبے نہیں ہوتے، نہ ہی مصلحت پسندی ان کا شعار بنتی ہے۔ بیوی بچوں کی کمزوریاں انہیں لاحق نہیں ہوتیں، جس کی وجہ سے وہ بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ جب ایک بار وہ حق کے لیے کھڑے ہو جائیں تو کوئی بھی خطرہ انہیں روک نہیں سکتا۔ یہ اس حقیقت کی طرف رہنمائی کا اشارہ ہے کہ اگر نوجوان سچائی کو اپنا لیں تو وہ معاشرے میں انقلابی تبدیلی لا سکتے ہیں۔

3. نوجوانوں کی ان طبعی خصوصیات کے ساتھ اگر ایمان اور اللہ پر توکل بھی شامل ہو جائیں تو یہ 'سونے پہ سہاگہ' جیسا ہو گا

- اصحابِ کہف کا واقعہ قیامت تک کے لیے نوجوانوں کے لیے ایک مثال ہے کہ اگر وہ حق پر قائم رہیں، اور صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں تو اللہ کی مدد ان کے شاملِ حال ہو گی۔ امت مسلمہ کی بقا اور ترقی کا دارومدار بھی اس بات پر ہے کہ نوجوانوں کی درست تربیت کی جائے اور انہیں سچائی کی راہ پر استقامت سے کھڑا ہونے کا درس دیا جائے۔

نوجوان: تاریخ کے انقلابات کے معمار

- تاریخ نوجوان ہمیشہ سے انقلابات اور بڑی تبدیلیوں کے اصل محرک رہے ہیں۔ انہوں نے ظلم و جبر کے خلاف آواز بلند کی، نظریاتی تحریکوں کی قیادت کی، اور اقوام کی تقدیر بدلنے میں کلیدی کردار ادا کیا:

  - **اصحابِ کہف:** کی مثال تو خود قرآنِ کریم نے بیان کی جنہوں نے کفر و شرک کے اندھیرے میں توحید کی شمع روشن کی
  - **حضرت اسامہ بن زیدؓ:** اسلامی تاریخ میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کی مثال ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ انہیں نبی کریم ﷺ نے ایک اہم لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا، حالانکہ وہ اس وقت صرف 18 سال کے تھے۔ ان کی قیادت میں مسلمانوں نے رومی سلطنت کے خلاف کامیاب مہم سر کی، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ نوجوان قیادت بھی تاریخ کے دھارے کو بدل سکتی ہے
  - **محمد بن قاسم:** صرف 17 سال کی عمر میں سندھ پر حملے کے لیے روانہ ہوئے اور انہوں نے نہایت حکمت و بہادری سے اس علاقے کو فتح کر لیا۔ ان کی قیادت میں مسلمانوں نے سندھ میں عدل و انصاف کا نظام قائم کیا اور ظلم و جبر کے شکار لوگوں کو آزادی دلائی۔
  - **برصغیر کی تحریک آزادی:** برصغیر میں آزادی کی تحریک میں نوجوانوں نے ناقابلِ فراموش کردار ادا کیا۔ علامہ اقبال نے نوجوانوں کو شاہین سے تشبیہ دی اور انہیں اپنی تقدیر بدلنے کے لیے بیدار کیا۔ 1930 کی دہائی میں علی گڑھ، دہلی اور لاہور کے تعلیمی اداروں کے نوجوانوں نے تحریک پاکستان کو نئی جہت دی اور قیامِ پاکستان میں کلیدی کردار ادا کیا۔
  - **الجزائر کی جنگِ آزادی:** الجزائر کی فرانسیسی تسلط سے آزادی کی جدوجہد میں بھی نوجوانوں نے سب سے زیادہ قربانیاں دیں۔ 1954 میں شروع ہونے والی اس تحریک میں ہزاروں نوجوانوں نے آزادی کے لیے اپنی جانیں قربان کیں، جس کے نتیجے میں 1962 میں الجزائر کو آزادی ملی۔

نوجوان: تاریخ کے انقلابات کے معمار

- ⇦ **ایرانی انقلاب (1979):** کا ایران کے اسلامی انقلاب میں نوجوانوں نے ایک بڑا کردار ادا کیا۔ شاہ ایران کے خلاف ہونے والے احتجاجی مظاہروں میں زیادہ تر نوجوان شامل تھے، جو آیت اللہ خمینی کی قیادت میں متحد ہو کر انقلاب کا باعث بنے۔
- ⇦ **عرب بہار (Arab Spring) :** 2010-2011 کے دوران عرب دنیا میں جمہوریت اور آزادی کے لیے جو تحریکیں چلیں، ان میں نوجوانوں نے سوشل میڈیا اور زمینی سطح پر سرگرم کردار ادا کیا۔ خاص طور پر مصر، تیونس، لیبیا، اور شام میں نوجوانوں کی قیادت میں عوامی بیداری پیدا ہوئی، ہے
- ⇦ **جنوبی افریقہ میں نیلسن منڈیلا کی جدوجہد:** نیلسن منڈیلا کی قیادت میں جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کے خلاف تحریک میں نوجوانوں نے اہم کردار ادا کیا۔ 1976 میں سویٹو میں ہونے والے طلبہ کے احتجاج نے عالمی سطح پر جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کے خلاف شعور پیدا کیا، جو بالآخر 1994 میں نیلسن منڈیلا کی کامیابی اور نسل پرستی کے خاتمے کا سبب بنا۔
- ⇦ **2023-24 میں اسرائیل کی فسلطینیوں کی نسل کشی:** کے خلاف احتجاج اور دنیا میں شعور بیدار کرنے میں مغربی ممالک میں یونیورسٹیوں کے نوجوان طالب علموں نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا اپنی زندگی اور تعلیمی مستقبل کو داؤ پر لگا کر یہ کام کیا
- ○ نوجوانوں کے اس خصوصی ذکر سے امت مسلمہ کے اصحاب اقتدار اور ارباب علم و فضل کو شاید یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر وہ اس امت کی تاریخ اور اس کے تسلسل کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو انھیں نوجوان نسل سے کبھی بھی غافل نہیں ہونا چاہیے۔ جہاں جہاں سے ان کے دل و دماغ کے بگاڑ کے اسباب پیدا ہوتے ہیں ان کا سختی سے انسداد کرنا امت کے بڑے لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ ورنہ نوجوانوں کے بگڑنے سے قوم کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر وہ بطور قوم کے آبرومندی سے زندگی نہیں گزار سکتے

اصحابِ کہف

اصحاب کہف کا شہر کون سا تھا؟

- اس بارے میں محققین اور مفسرین کا اختلاف واقع ہوا ہے۔
- بعض روایات کے مطابق یہ واقعہ اردن کے شہر بترا (Petra) میں پیش آیا، لیکن اس کی کوئی تاریخی سند نہیں ملتی
- کئی محققین نے ایشیائے کوچک (ترکی) کے شہروں اِفسُوس (Ephesus) پر اتفاق کیا ہے، جس کے کھنڈر ترکی کے مغربی ساحل کے قریب موجود ہیں
- عیسائی دنیا میں یہ واقعہ مذہبی تقدس رکھتا تھا۔ مسیحی روایات کے مطابق یہ واقعہ "افسوس کے سات سونے والے" Seven (Sleepers of Ephesus) کے نام سے جانا جاتا ہے۔
- ایدورڈ گبن (Edward Gibbon) نے اپنی کتاب "The History of the Decline and Fall of the Roman Empire " میں اسی عنوان سے اس واقعے کو پیش کیا
- مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تحقیق کے مطابق اصحاب کہف کا واقعہ افسس (Ephesus) میں نہیں، بلکہ اردن کے علاقے میں پیش آیا
- 1953ء میں اردن کے دارالحکومت عمان کے قریب ایک پہاڑ پر ایک غار کی موجودگی کا انکشاف ہوا، جہاں کچھ قبریں اور انسانی ڈھانچے پائے گئے۔ اس غار کے اوپر ایک قدیم مسجد بھی موجود تھی۔ تحقیقاتی ماہرین نے دشوار گزار راستہ طے کرکے اس غار کا مشاہدہ کیا اور اس کی ساخت اور تاریخی اہمیت پر تحقیق کا آغاز کیا

اصحابِ کہف

⇦ یہ غار ایک چٹیل پہاڑ پر واقع تھا، غار میں کچھ قبریں موجود تھیں جن میں بوسیدہ ہڈیاں پڑی تھیں۔ غار کا دہانہ جنوب کی طرف تھا، اور اس کے کناروں پر دو ستون بنے ہوئے تھے، جن پر بازنطینی طرز کے نقوش نمایاں تھے۔ اس غار کے ارد گرد ملبے اور پتھروں کے ڈھیر موجود تھے، اور اس کے قریب ایک بستی تھی جس کا نام "رجیب" تھا۔

⇦ تحقیقات کا دائرہ وسیع ہونے پر محکمہ آثارِ قدیمہ کو اس غار کی جانب متوجہ کیا گیا۔ بعد ازاں، ایک ماہر آثارِ قدیمہ نے تفصیلی تحقیق کے بعد رائے دی کہ یہ غار اصحاب کہف سے منسوب ہو سکتا ہے۔ 1961ء میں اس مقام پر کھدائی کا کام شروع کیا گیا، جس کے دوران کئی شواہد ملے جو اس خیال کی تائید کرتے ہیں۔

⇦ **قرآنی شواہد اور غار کی خصوصیات:** قرآنِ کریم میں اصحابِ کہف کے غار کے متعلق بیان کیا گیا: "اور سورج جب طلوع ہوتا تو ان کے غار سے دائیں جانب جھکتا ہوا گزرَتا، اور جب غروب ہوتا تو ان کے بائیں جانب سے کترا کر گزرتا، اور یہ لوگ اس غار کے کشادہ حصے میں تھے۔" (الکہف: 17) تحقیق کے مطابق، اس غار میں سورج کی روشنی براہِ راست داخل نہیں ہوتی بلکہ طلوع و غروب کے وقت اس کے دائیں اور بائیں جانب سے گزر جاتی ہے۔ غار کے اندر ایک کشادہ خلا بھی موجود ہے، جہاں روشنی اور ہوا آسانی سے پہنچتی ہے۔

⇦ **غار کے اوپر مسجد کی دریافت:** قرآنِ کریم میں یہ ذکر موجود ہے کہ بستی کے لوگوں نے اصحاب کہف کے غار کے اوپر ایک مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ کھدائی کے دوران اس غار کے اوپر ایک قدیم مسجد کے آثار برآمد ہوئے، جو رومی طرز کے پتھروں سے بنی ہوئی تھی۔ ماہرین کے مطابق، ابتدا میں یہ ایک بازنطینی معبد تھا، جسے بعد میں عبدالملک بن مروان کے دور میں مسجد میں تبدیل کر دیا گیا۔

اصحابِ کہف

⇦ تاریخی شواہد اور سکّے: تاریخی حوالوں کے مطابق، وہ مشرک بادشاہ جس کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر اصحاب کہف نے غار میں پناہ لی، غالباً "ٹراجان" (Marcus Ulpius Nerva Traianus) تھا، جو 98ء سے 117ء تک حکمران رہا۔ اس کے بارے میں یہ معروف ہے کہ وہ بت پرستی سے انکار کرنے والوں پر سخت ظلم کرتا تھا۔ تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ ٹراجان نے 106ء میں شرق اردن کا علاقہ فتح کیا تھا، اور عمان کے مشہور سٹیڈیم کی تعمیر اسی کے عہد میں ہوئی تھی (اگرچہ دوسری روایات میں اس بادشاہ کا نام دقیانوس (Decius - 201-250) آیا ہے

⇦ اس کے علاوہ، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اصحاب کہف کے بیدار ہونے کا زمانہ تھیوڈوسیس (408-450ء) کے عہد میں تھا۔ کھدائی کے دوران، غار کے اندر سے کچھ سکے برآمد ہوئے، جن میں سے کچھ ٹراجان کے دور کے تھے۔ اس سے اس نظریے کو مزید تقویت ملتی ہے کہ یہ غار اصحاب کہف سے منسلک ہو سکتا ہے۔ اگرچہ حتمی طور پر سو فیصد یقین سے غار کا تعین تو مشکل ہے لیکن سب سے مضبوط شواہد اسی مذکورہ بالا غار کے بارے میں ہیں

غار میں مدتِ قیام

⇦ مسیحی روایات کے مطابق، اصحاب کہف تقریباً 197 سال تک غار میں رہے۔

⇦ جب کہ قرآن اصحاب کہف کے غار میں قیام کی مدت 309 سال بیان کرتا ہے۔ اگر اصحاب کہف کا واقعہ رومی شہنشاہ "ٹراجان" کے زمانے کا مان لیا جائے تو یہ وہی مدت بنتی ہے جو قرآن کریم نے بیان کی ہے لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی قول کے مطابق قرآن میں 309 سال کا ذکر دراصل لوگوں کے قول کی حکایت ہے، نہ کہ اللہ تعالیٰ کا اپنا بیان۔ (کیونکہ اس مدت کے تذکرے کے بعد فرمایا کہ غار میں ان کی مدتِ قیام اللہ ہی بہتر جانتا ہے) اسی قول کو سید مودودی نے ترجیح دی ہے

اصحابِ کہف

- قرآن کریم میں اصحاب کہف کے واقعے کو جس انداز میں بیان کیا گیا ہے، اس میں مدتِ قیام کی تفصیل کو ایک ضمنی نکتے کے طور پر ذکر کیا گیا ہے، نہ کہ اسے قصے کا بنیادی محور بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکہف میں "لَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا" (وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے اور اس پر نو (سال) کا اضافہ کیا گیا) کہہ کر ایک عمومی ذکر تو کیا، لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ "قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا" (کہہ دو کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنا عرصہ رہے)۔

مدتِ قیام کی تفصیل کو مرکزی حیثیت نہ دینے کی حکمت

- قرآن کریم کا اسلوب بیان یہ ہے کہ وہ قصے کو محض تاریخی یا سائنسی معلومات فراہم کرنے کے لیے بیان نہیں کرتا، بلکہ اس کا مقصد انسانوں کو نصیحت اور ہدایت دینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قصے میں ایمان، استقامت، اللہ کی قدرت اور توکل پر زیادہ زور دیا ہے، نہ کہ اس بات پر کہ وہ کتنے سال سوئے رہے۔

⇦ اصل پیغام یہ ہے کہ اللہ کی قدرت لامحدود ہے نوجوانوں کا طویل عرصے تک سوئے رہنا اللہ کی قدرت کا ایک معجزہ تھا، جو ثابت کرتا ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے، چاہے وہ زندگی اور موت کا معاملہ ہو یا وقت کی قید سے آزادی دینا

⇦ قصے کی اصل روح: ایمان پر استقامت ہے، اور یہ واضح کرنا ہے کہ جو شخص ایمان کو بچانے اور محض اللہ کی رضا کے لیے قربانی دیتا ہے، اللہ اس کی مدد ضرور کرتا ہے

⇦ مدت کا ذکر ایک ثانوی حیثیت رکھتا ہے، قرآن انسانوں کی ہدایت اور اصلاح کے لیے آیا ہے اگر مدتِ قیام کا صحیح تعین ضروری ہوتا، تو قرآن اسے وضاحت سے بیان کر دیتا، لیکن اللہ نے یہ واضح کیا کہ اصل سبق وقت کی طوالت میں نہیں، بلکہ اللہ کی قدرت، اس کی مدد اور نصرت میں ہے۔

اصحابِ کہف

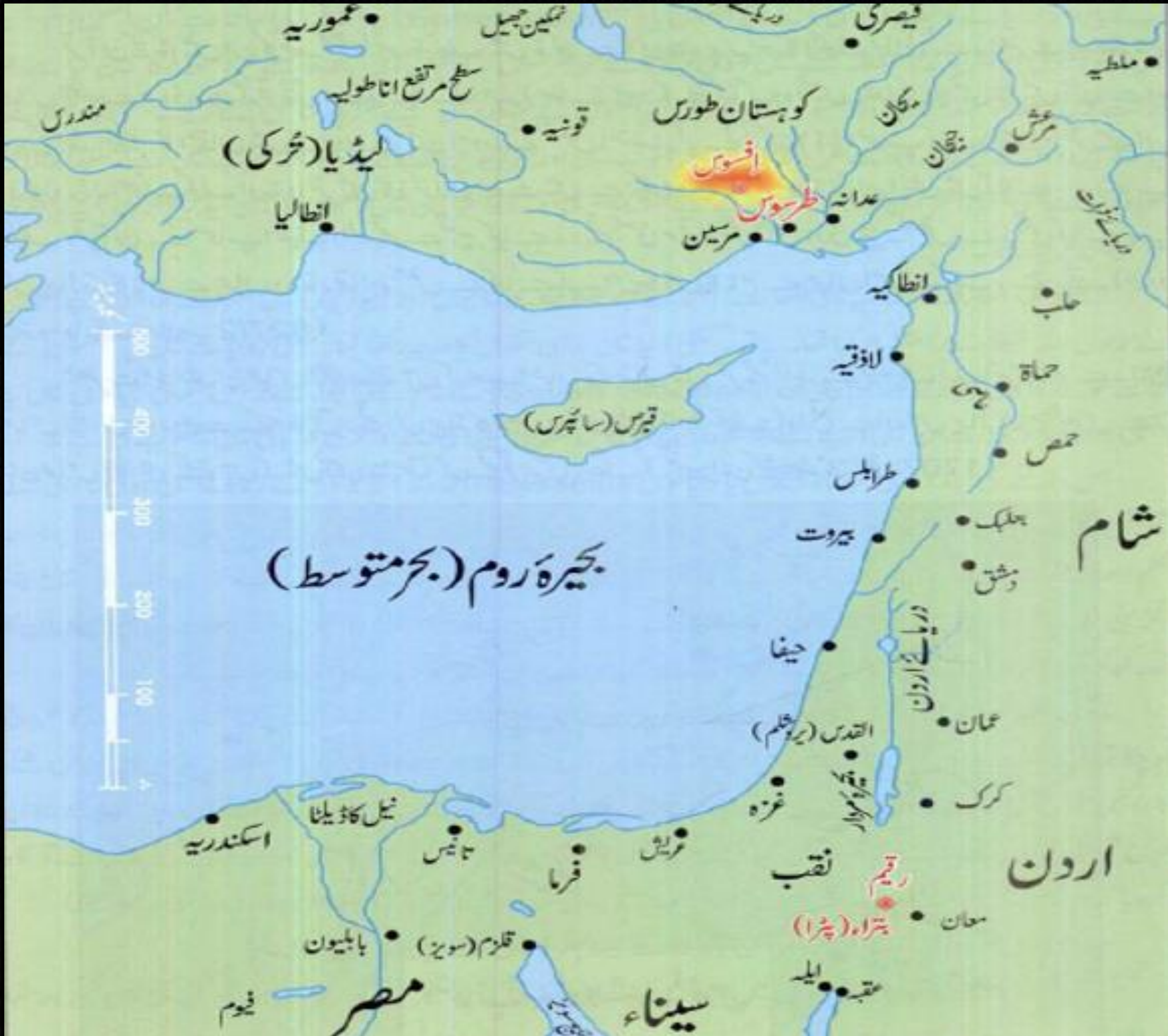

وہ مقامات جہاں اصحابِ
کہف کے غار ہونے کے
بارے میں گمان کیا جاتا
ہے (اطلس القرآن)

اصحابِ کہف

اردن میں "رجیب"
کے مقام کے قریب غار
جس کے بارے میں
غالب گمان ہے کہ یہ
اصحاب کہف کا غار ہے